لکھتے ہیں (افکار ملی، نومبر ۲۰۰۴) کہ اس کے نتیجے میں صرف یہ حقیقت آشکارا ہوتی ہے کہ مدارس کے مولوی حضرات عام طور پر جو فتوے جاری کرتے رہتے ہیں، ان کی کوئی اہمیت نہیں، کیونکہ انھیں جدید دنیا کی پیچیدگیوں کا سرے سے کوئی اندازہ ہی نہیں۔

(http://www.islaminterfaith.org/april2005/)

مکاتیب

(۱)

عزیز محترم حافظ محمد عمار ناصر زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تازہ شمارہ میں محترم ڈاکٹر محمود احمد غازی کا الشریعہ اکادمی کے حریم بادہ نوشاں ۔فکری نشست ۔ سے خطاب بالاستیعاب پڑھ سکا۔موصوف نے بڑی تفصیلی گفتگو کی ہے۔ یہ سچ ہے، مگر ہمارے فکری انتشار کے بعض اہم پہلوؤں پر وہ توجہ نہیں فرمائی جو اس کا حق تھا۔عصری علوم سے ہماری دوری یقیناً ایک اہم معاملہ ہے، بے شک، لیکن ہمارے قعر مذلت میں جا گرنے کا ایک اہم سبب ہمارے اصل منصب 'کنتم شھداء علی الناس' سے روگردانی ہے۔ بقول اقبال ۔ خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی ۔ ہماری خاص ہیئت ترکیبی سے ہمارا اغماض، شرک زدہ قوموں کی عقلی میراث کا اتباع ہی تو ہے۔غزالی کا المنقذ من الضلال اس پر گواہ ہے۔

گر بہ استدلال کار دیں بود

فخر رازی راز دار دیں بود

بقول مولانا عیسیٰ منصوری ۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات میں اضافہ فرماتا رہے۔آمین۔آج فخر الدین رازی کی نہیں، ابن عربی کی ضرورت ہے۔ہم تو صدیوں سے اصل کو چھوڑ کر یونانیوں اور ایرانیوں کی طرح قال قالا قالوا قلن قلتن کی خرافات میں ٹھہر گئے ہیں۔اس دلدل سے کب کوئی قوم عہدہ برآ ہوسکی۔اب تو ہمارا ہر کام بغیا بینھم، ایک دوسرے کو عقلی ومنطقی ''شہ مات'' دینے کی کوششوں سے عبارت ہوکر رہ گیا ہے۔

ملل سابقہ میں مصری تہذیب اور سیدنا سلیمان کے زمانے کی تہذیب جن مادی بلندیوں پر گئی، اس سے آپ سب واقف ہیں۔اور بقول اقبال 'تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی' کے مصداق یہ ساری